روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 22 نومبر 2014ء 28 محرم 1436 ہجری 22 نبوت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 264

سراسر فضل و احساں

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا
مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار

تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم!
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب وجوار

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

(درثمین)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر جارہے تھے کہ رستہ میں ایک منزل پر پہنچ کر ڈیرے لگائے گئے اور صحابہؓ میدان میں پھیل گئے تاکہ خیمے لگائیں اور دوسرے کام جو کیمپ لگانے کے لئے ضروری ہوتے ہیں بجالائیں۔ اُنہوں نے سب کام آپس میں تقسیم کر لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کوئی کام نہ لگایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے میرے ذمہ کوئی کام نہیں لگایا میں لکڑیاں چنوں گا تاکہ اُن سے کھانا پکایا جاسکے۔ صحابہؓ نے کہا، یَارَسُوْلَ اللّٰہ! ہم جو کام کرنے والے موجود ہیں آپ کو کیا ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں! نہیں! میرا بھی فرض ہے کہ کام میں حصہ لوں۔ چنانچہ آپ نے جنگل سے لکڑیاں جمع کیں تاکہ صحابہؓ اُن سے کھانا پکاسکیں۔

(زرقانی جلد4 صفحہ265)

آپؐ ہمیشہ اس بات کی نصیحت کرتے رہتے تھے کہ خواہ مخواہ دوسروں کے کاموں پر اعتراض نہ کیا کرو اور ایسے معاملات میں دخل نہ دیا کرو جو تمہارے ساتھ تعلق نہیں رکھتے کیونکہ اس طرح فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ انسان کے اسلام کا بہترین نمونہ یہ ہے کہ جس معاملہ کا اس سے براہ راست کوئی تعلق نہ ہو اُس میں خواہ مخواہ دخل اندازی نہ کیا کرے۔ آپ کا یہ خلق ایسا ہے کہ جس کی نگہداشت کرکے دنیا میں امن قائم کیا جاسکتا ہے۔ ہزاروں ہزار خرابیاں دنیا میں اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ لوگ مصیبت زدہ کی مدد کرنے کے لئے تو تیار نہیں ہوتے مگر خواہ مخواہ لوگوں کے معاملات پر اعتراض کرنے کیلئے تیار ہوجاتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی مقام تو سچ کے متعلق اتنا بالا تھا کہ آپ کی قوم نے آپ کا نام ہی صدیق رکھ دیا تھا۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ تفسیر سورۃ الشعراء باب قولہٖ وانذر عشیرتك الاقربین)

آپؐ اپنی جماعت کو بھی سچ پر قائم رہنے کی ہمیشہ نصیحت فرماتے تھے اور ایسے اعلیٰ درجہ کے سچ کے مقام پر کھڑا کرنے کی کوشش فرماتے تھے جو ہر قسم کے جھوٹ کے شائبوں سے پاک ہو۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ سچ ہی نیکی کی طرف توجہ دلاتا ہے اور نیکی ہی انسان کو جنت دلاتی ہے اور سچ کا اصل مقام یہ ہے کہ انسان سچ بولتا چلا جائے یہاں تک کہ خدا کے حضور بھی وہ سچا سمجھا جائے۔

(بخاری کتاب الادب باب قول اللّٰہ یایھا الذین امنوا اتقوااللّٰہ و کونوا مع الصادقین)

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص قید ہوکر آیا جو بہت سے مسلمانوں کے قتل کا موجب ہوچکا تھا۔ حضرت عمرؓ سمجھتے تھے کہ یہ شخص واجب القتل ہے اور وہ بار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی طرف دیکھتے تھے کہ اگر آپ اشارہ کریں تو اُسے قتل کردیں۔ جب وہ شخص اُٹھ کر چلا گیا تو حضرت عمرؓ نے کہا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! یہ شخص تو واجب القتل تھا۔ آپ نے فرمایا۔ واجب القتل تھا تو تم نے اُسے قتل کیوں نہ کیا۔ اُنہوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ اگر آنکھ سے اشارہ کردیتے تو میں ایسا کردیتا۔ آپ نے فرمایا نبی دھوکے باز نہیں ہوتا۔ یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ میں منہ سے تو اُس سے پیار کی باتیں کررہا ہوتا اور آنکھ سے اُسے قتل کرنے کا اشارہ کرتا۔

(سیرت ابن ھشام جلد2 صفحہ217)

(دیباچہ تفسیر القرآن‘ انوار العلوم جلد20 صفحہ 417)

نیکی بدی میں فرق کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”کسی ایک بدی یا بدیوں کا خاتمہ تبھی ہوسکتا ہے جب سب مل کر بھرپور کوشش کریں۔ ایک معاشرہ ہے، جماعت ہے پھر جماعت کا ہر فرد جو ہے وہ اس کے لئے کوشش کرے۔ اگر ہر کوئی اپنی تعریف کے مطابق نیکی اور بدی کرے گا تو پھر ایک شخص ایک بات کو بدی سمجھ رہا ہوگا یا بڑی بدی سمجھ رہا ہوگا تو دوسرا اس کو چھوٹی بدی سمجھ رہا ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ تیسرا ان دونوں سے مختلف سوچ رکھتا ہو، تو پھر معاشرے سے بدیاں ختم نہیں ہوسکتیں۔ بدیاں تبھی ختم ہوں گی جب سب کی سوچ کا دھارا ایک طرف ہو، مثلاً مسلمانوں کی اکثریت جو ہے وہ تمام گناہوں سے بدتر بلکہ شرک سے بھی بڑا (گناہ) سور کا گوشت کھانے کو سمجھتی ہے۔ ہر بدمعاش، چور، زانی لٹیرا یہ سب کام کرنے کے بعد اپنے آپ کو (۔) کہے گا، لیکن اگر کہو کہ سور کھالو تو کہے گا میں (۔) ہوں۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے، میں کس طرح سور کھا سکتا ہوں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ (۔) میں مجموعی طور پر یہ احساس پیدا ہوچکا ہے کہ سور کھانا گناہ ہے اور حرام ہے۔ اس معاشرہ میں رہنے اور پیدا ہونے اور پلنے اور بڑھنے کے باوجود یہاں کے جو (۔) ہیں۔ ان میں ننانوے اعشاریہ نو فیصد (۔) جو ہیں سور کے گوشت سے کراہت کرتے ہیں۔ پس یہ اس احساس کی وجہ سے ہے جو اجتماعی طور پر (۔) میں پیدا کیا گیا ہے“۔

(روزنامہ الفضل 28 جنوری 2014ء)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 17 اکتوبر 2014ء

س: ایک احمدی کا عہد'' میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا'' کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! جماعت احمدیہ میں ایک فقرہ ہر مرد وعورت چھوٹا بڑا جانتا ہے اور وہ ہے کہ ''میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا'' اس لئے کہ حضرت مسیح موعود نے بھی ہمیں اس طرف بہت توجہ دلائی ہے اور شرائط بیعت کا بھی خلاصہ یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے گا۔ اسی طرح تمام ذیلی تنظیموں کے جو عہد ہیں ان کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اسی طرح بیعت کے الفاظ میں بھی ہم ان الفاظ کو دہراتے ہیں۔ غرض کہ یہ فقرہ ایک احمدی کا عہد ہے جس پر اس کی بیعت کا انحصار ہے۔ خلافت سے اور نظام سے جڑے رہنے کا انحصار ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی بیعت میں تو اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے وہ اس کی سچائی اور وفائے عہد ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

س: حضور انور نے لفظ ''دین'' کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

ج: فرمایا! دین کیا ہے دین اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہو کر اپنی زندگیاں گزارنا ہے۔ اپنے ہر قول وفعل سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔

س: دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پورا کرنے کے لئے بنیادی چیز کیا ہے؟

ج: فرمایا! ہر انسان کی علمی صلاحیت بھی مختلف ہوتی ہے اور دوسری استعدادیں اور صلاحتیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کیونکہ ہماری نیتوں کو بھی جانتا ہے ہر ایک کی صلاحیت کے مطابق اس سے معاملہ کرتا ہے۔ پس اس عہد کو پورا کرنے کیلئے بنیادی چیز نیک نیتی ہے۔

س: حضور انور نے ملکہ الزبتھ اوّل کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کس امر کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! ملکہ الزبتھ اول کے متعلق مشہور تھا کہ وہ اپنے درباریوں میں خوش پوشاک اچھے لباس پہننے والے اور خوش وضع لوگوں کو دیکھنا پسند کرتی تھی۔ اور جس کا لباس اعلیٰ اور قیمتی نہ ہو وہ دربار میں نہیں آ سکتا تھا۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کے اردگرد خوش وضع اور خوش لباس نوجوانوں کا جمگھٹا لگا رہتا تھا۔ ایک دفعہ وہ اپنے قریبیوں کے ساتھ کہیں پیدل جا رہی تھی۔ راستے میں جاتے ہوئے ایک دفعہ کچھ کیچڑ آ گیا اب تو یہاں بڑی پکی سڑکیں ہیں ایک زمانے میں یہاں کافی کچی گلیاں بھی ہوا کرتی تھیں۔ بہرحال جہاں بھی وہ جا رہی تھی کیچڑ آیا''۔ اس وقت اس کے ساتھ انگلستان کی بحریہ کا کمانڈران چیف تھا جو ملکہ کا بڑا قریبی اور وفادار تھا اور بڑا خوش پوشاک اچھا لباس پہننے والا نوجوان تھا۔ جب راستے میں کیچڑ آیا تو اس نے ایک بڑا قیمتی کوٹ پہنا ہوا تھا جو دربار کیلئے خاص ہوتا ہے۔ خاص موقعوں پر پہنا جاتا ہے۔ اس نے کیچڑ دیکھ کر فوراً اپنا کوٹ اتارا اور اس کیچڑ کی جگہ جو بالکل تھوڑی سی تھی اس پر ڈال دیا۔ ملکہ کو یہ دیکھ کر بڑا عجیب لگا کہ اس نے اتنا قیمتی کوٹ کیچڑ پر ڈال دیا ہے۔ ملکہ نے بڑے حیران ہو کر پوچھا ریلے یہ کیا ہے؟ سر والٹر ریلے نام تھا اس کمانڈر کا تو اس افسر نے فوراً جواب دیا کہ ریلے کا کوٹ خراب ہونا اس سے بہتر ہے کہ ملکہ کا پیر یا جوتی خراب ہو۔ ملکہ کو یہ بات بڑی پسند آئی اس کے بعد پھر اس افسر پر نوازشات بڑھتی چلی گئیں عروج پر پہنچایا گیا۔ اس مثال سے یہ سبق ملتا ہے کہ ریلے جو افسر تھا باوجود خوش پوشاک اور وضع دار ہونے کے جب ملکہ کا معاملہ آیا تو اس نے اپنا فیشن اور رواداری اس پر قربان کر دی۔ پس اگر ایک دنیا دار ملکہ کی خوشنودی کے لئے فیشن چھوڑ سکتا ہے اپنا بہترین کوٹ قربان کر سکتا ہے جو اس کیلئے بڑی قیمتی چیز تھی۔ وضع قطع چھوڑ سکتا ہے تو پھر یہ سوچنا چاہئے کہ دین کی ترقی کے لئے دین حق کی اشاعت کیلئے مذہب کی مضبوطی کیلئے اور اس کے قیام کیلئے اور اپنے پیدا کرنے والے خدا کی رضا کے حصول کیلئے کیا کچھ نہیں کیا جانا چاہئے۔ پس کیا ہمیں یہ مقصد اتنا بھی پیارا نہیں ہونا چاہئے جتنا ریلے کو ملکہ کی خوشنودی پیاری تھی۔ اللہ تعالیٰ کو خوش کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے تو انسان اس دنیا میں بھی انعامات کا وارث بنتا ہے اور انجام بھی بہترین ہوتا ہے۔

س: اللہ تعالیٰ کی رضا کس وقت حاصل ہوتی ہے؟

ج: فرمایا! ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مقاصد کا اعلیٰ اور عمدہ ہونا کافی نہیں ہے۔ جب تک قربانی اور فدائیت بھی اس کے مطابق نہ ہو۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا اس وقت ملے گی جب دنیا ہمارے دین پر حاوی نہیں ہوگی بلکہ دین دنیا پر حاوی ہوگا۔

س: حضرت مسیح موعود نے لوگوں کی کتنی اقسام بیان فرمائی ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ جو دین حق قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے...... اور غلام ہو جاتے ہیں گویا دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور قابو پا لیتا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں یہ وہ گروہ ہوتا ہے جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 142)

س: نماز نہ ادا کرنے والوں کے متعلق حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! نماز دین حق کا ایک بنیادی رکن ہے لیکن بہت سے مومن ہیں بلکہ شاید اسی فیصد سے بھی زائد ایسے ہوں جو نمازیں نہیں پڑھتے اور اگر ایک آدھ کبھی پڑھ بھی لیں تو اس طرح جیسے زبردستی کوئی مکروہ کام کر رہے ہیں۔ اکثریت امراء کی بلکہ جن کے پاس تھوڑی سی کشائش بھی آ جائے وہ بھی نمازوں سے غافل ہو جاتے ہیں اور اگر نمازیں پڑھ بھی لیں تو جو حالت نماز پڑھنے والے کی ہونی چاہئے اس سے وہ غافل ہیں۔ نمازیں پڑھنے والے تو انسانی اقدار کے محافظ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ نمازیں پاک تبدیلیاں تمہارے اندر پیدا کرتی ہیں۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو کن ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! ہم نے اللہ تعالیٰ کا حق قائم کرنے کے ساتھ انسانیت کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں اور دین حق کا خوبصورت پیغام دنیا کو پہنچانے کی ذمہ داری، قرآن کریم کی مختلف زبانوں کی اشاعت وترجمہ اور بیوت الذکر کی تعمیر ہم نے ہر جگہ کرنی ہے تا کہ حقیقی عبادت گزار ہم بنانے والے بن سکیں تو اس کا حق ادا کرنے کیلئے دنیا کے ہر ملک میں ہم نے منصوبہ بندی کرنی ہے۔ انسانیت کی قدروں کو ہم نے اعلیٰ ترین نمونوں پر قائم کرنا ہے۔ اگر یہ سب کچھ ہم دنیا کمانے کے ساتھ کر رہے ہیں تو دنیا کمانا بھی ہمارا دین ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہمارے جائز کام بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں ناجائز ہیں۔

س: حضور انور نے جنگ احد کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! جنگ احد میں جب یہ مشہور ہو گیا کہ رسول کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں تو اس وقت ایک صحابی جو کئی دن سے فاقے سے تھے جنگ لڑ کے ہٹے تھے اس وقت فتح کی حالت پیدا ہو چکی تھی۔ ان کے پاس کچھ سوکھی کھجوریں تھیں وہ سوکھی کھجوریں کھا رہے تھے۔ یہ اس وقت ان کا کھانا تھا جب یہ بات انہوں نے سنی۔ یہ اطلاع ان کو پہنچی تو فوراً انہوں نے کھجوریں پھینک دیں اور جنگ میں فوراً کود پڑے اور جا کر شہید ہو گئے۔ اس وقت انہوں نے اپنے پیٹ کی اور بھوک کی فکر نہیں کی بلکہ ان کھجوروں کا کھانا بھی گناہ سمجھا کیونکہ اس وقت دین یہ تقاضا کر رہا تھا کہ کھجوریں کھانا گناہ ہے۔ پس جو کام دین کے راستے میں روک ہے وہ خواہ کتنا ہی اعلیٰ اور عمدہ کیوں نہ ہو ناجائز ہے اور جو دین کے راستے میں روک نہیں وہ خواہ کتنا ہی آرام وآسائش والا ہو وہ برا نہیں وہ جائز بن جاتا ہے۔ پس ہمیں وہ روح پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ہمارے دلوں کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے۔

س: تین اشخاص کی ایمانی حالت کے بارہ میں بخاری کتاب العلم میں کون سی حدیث بیان ہوئی ہے؟

ج: فرمایا! رسول اللہ ﷺ ایک بار مسجد میں بیٹھے تھے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اسی اثناء میں تین آدمی سامنے آئے۔ دو آدمی تو سیدھے رسول اللہ ﷺ کی طرف آ گئے اور ایک ان میں سے چلا گیا۔ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک جو تھا اس نے دیکھا کہ قریب آنحضرت ﷺ کے حلقے میں خالی جگہ پڑی ہے وہ جلدی سے بڑھ کے آگے آیا اور آپ کے قریب آ کے بیٹھ گیا۔ دوسرا جو تھا وہ لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جہاں کھڑا تھا وہیں اس کو تھوڑی سی جگہ ملی بیٹھ گیا۔ تیسرا جو تھا وہ سمجھا کہ جگہ نہیں ہے وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ اپنے خطاب سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کی حالت نہ بتاؤں ان میں سے ایک نے تو اللہ کے پاس جائے پناہ لی اور اللہ نے اسے پناہ دی جو میرے قریب ہو کے بیٹھ گیا تھا اور وہ جو دوسرا تھا اس نے شرم کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے شرم کی یعنی وہاں اس مجلس میں بیٹھنا اس کے گناہوں کی دوری کا باعث بنا۔ اس نے حیاء کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے گناہوں کو معاف کیا۔ اور جو تیسرا تھا اس نے منہ پھیر لیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔ چونکہ ان تینوں کے یہ کام جو تھے دل سے پیدا ہوئے تھے دل کی کیفیت کا اظہار تھا اور اللہ تعالیٰ تو دلوں کے حال جانتا ہے اس نے دیکھ لیا ان کی دل کی حالت سے کہ کون دل کے معاملے میں کس حد تک آگے بڑھا ہے اور کس نے سستی دکھائی ہے۔ پہلے دو کو ان کے درجے کے مطابق انعام ملا اور تیسرا محروم رہا بلکہ ناراضگی کا مورد بنا۔

س: قربانی کے دو طریق کون سے ہیں؟

ج: قربانی ہمیشہ یا تو طاقت کے مطابق ہوتی ہے یا ضرورت کے مطابق۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر دفعہ طاقت کے مطابق قربانی دی جائے۔ بعض دفعہ صرف اتنی قربانی کا شریعت تقاضا کرتی ہے جتنی ضرورت ہے۔ مثلاً اگر کوئی مسافر ہے وہ سو پاؤنڈ کا مطالبہ کر رہا ہے ضرورت جائز ہے تو بعض لوگوں نے ضرورت پوری کر دی لیکن پھر بھی دس پاؤنڈ کی کمی رہ گئی اتنے میں کوئی اور شخص آتا ہے جو صاحب حیثیت ہے۔ اگر وہ چاہے تو وہ اکیلا ہی اس کی ضرورت پوری کر سکتا ہے لیکن ضرورت کے مطابق اس وقت صرف دس پاؤنڈ چاہئے تھے تو اس نے وہ دے دیئے تو یہ چیز ایسی ہے جس سے اتنا ہی مطالبہ کیا جا رہا ہے بیشک اس کی حیثیت زیادہ ہے لیکن ضرورت کے مطابق اس نے وہ پوری کر دی۔ یہ ضرورت کے مطابق قربانی ہے جو نیک نیتی سے اس صاحب حیثیت نے کر دی۔ اس کا ثواب ہے اسے۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب امیر جماعت کونگو کنشاسا

عیدالفطر پر کونگو کنشاسا میں ایک ریسپشن

محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جماعت احمدیہ عوامی جمہوریہ کونگو کو مرکزی سطح پر مورخہ 2/اگست 2014ء کو عیدالفطر کی مناسبت سے ایک ریسپشن منعقد کر کے اپنی خوشیوں میں دوسروں کو شامل کرنے اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اس تقریب کے انعقاد کے لئے ملک کے دارالحکومت، کنشاسا کے سنٹر میں واقع معروف تفریحی مقام Jardin Botanique کا انتخاب کیا گیا۔ اس تقریب میں ملک کی اہم شخصیات، وفاقی وصوبائی وزراء اور کونگو کنشاسا میں موجود تمام ممالک کے سفارتکاروں کو مدعو کیا گیا۔

دوپہر اڑھائی بجے خوبصورت ماحول میں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا پھر آنحضرت ﷺ کی شان میں حضرت مسیح موعود کا بیان فرمودہ قصیدہ یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَ الْعِرْفَانِ پیش کیا گیا۔ نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ مکرم احمد Buba صاحب نے آنے والے تمام معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے استقبالیہ پیش کیا۔ مکرم عمر ابدان صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کونگو کنشاسا نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا اور ان خدمات اور کاموں کا تذکرہ کیا جو آج جماعت پوری دنیا میں کر رہی ہے۔

محترم نعیم احمد باجوہ امیر و مشنری انچارج کونگو کنشاسا نے دنیا میں قیام امن، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے مجموعی کوشش کرنے کے متعلق دینی تعلیم پیش کی۔

تقریب میں شامل تمام معزز مہمانان کرام کی خدمت میں جماعتی لٹریچر تحفۃً پیش کیا گیا، جس میں چنیدہ جماعتی کتب، جماعتی ویب سائٹ اور MTA کے متعلق تعارفی پمفلٹ اور جماعت احمدیہ کونگو کی کارکردگی پر مشتمل مختلف ملکی اخبارات اور ویب سائٹس سے لی گئی کٹنگز شامل تھیں اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات پر مشتمل DVD بھی مہمانوں میں تقسیم کی گئی۔

مہمانوں کے تاثرات

مختصر طور پر چند مہمانوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع ملا جو پیش ہیں:

☆ نمائندہ چیئرمین یونین کونسل Gombe نے کہا:

''ہم آج جماعت کا محبت اور امن کا پیغام سن کر بہت خوش ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا پیغام بہت واضح ہے۔ جماعت جس فلاسفی کو پیش کر رہی ہے وہ سب کو قابل قبول ہے۔ جماعت احمدیہ حقیقۃً میانہ روی اختیار کئے ہوئے ہے۔ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں کا نعرہ بہت بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ آج کس کو محبت اور امن کی تلاش نہیں؟ جو مسیح نے کہا تھا کہ ایک دوسرے سے محبت کرو آج جماعت احمدیہ اس پر عمل پیرا ہے۔ ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ دین دہشت گردی کا مذہب ہے۔ آج حقیقت معلوم ہوئی۔ ہم آپ کو کہتے ہیں آپ مزید (بیوت الذکر) بنائیں۔ ہماری یونین کونسل کے علاقے میں بھی بنائیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔''

☆ مکرم Nono Kazumba صاحب مشیر برائے نیشنل پلاننگ منسٹری نے کہا

''میرا جماعت سے رابطہ اس وقت ہوا جب ایک معاملے کے لئے یہ لوگ ہمارے دفتر آئے۔ میں احمدیوں کے اخلاق اور ان کے طور طریقے سے بہت متاثر ہوا۔ آج جماعت بہت اہم کام کر رہی ہے۔ میں کیتھولک عیسائی ہوں۔ میں نے مذہبی تعلیم حاصل کی ہے اور عملاً مذہبی آدمی ہوں۔ خدا محبت ہے۔ خدا محبت کو پسند کرتا ہے۔ آج جماعت اس مقصد کے لئے کام کر رہی ہے۔ ہم سب کو جماعت احمدیہ کی خدمت کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ تاکہ جماعت اپنے نیک مقاصد میں کامیاب ہو''۔

☆ آنریبل Boniface Bontwa سپیکر صوبائی اسمبلی باندوندو نے Boshie wa کہا کہ ''میں گزشتہ دو سال سے جماعت سے رابطے میں ہوں۔ جماعت کے صوبائی مربی میرے دفتر آتے۔ پھر مکرم امیر صاحب بھی آئے انہوں نے مجھے قرآن مجید دینا چاہا تو میں نے کہا ہم تو مسلمان نہیں ہیں ہم قرآن مجید کیسے لے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ خدا کا کلام ہے اور سب کے لئے ہے۔ جب میں نے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ قرآن تو ایک کتاب ہے اور خدا کا کلام ہے۔ ہمیں تو یہی بتایا گیا تھا کہ قرآن جادو کی کتاب ہے اور اسے صرف مسلمان ہی پڑھ سکتے اور چھو سکتے ہیں۔

جس بات نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے وہ (دین) کا محبت کا پیغام ہے اور خاص طور پر نفرت کے خلاف جہاد۔ میں نے جو کچھ مخالفانہ رنگ میں (دین) کے بارے میں سنا تھا جماعت احمدیہ کے عملی رویہ میں بالکل اس کے خلاف پایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ایسا فورم ہے جہاں سب کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے۔ اے احمدی! کوشش کرتے رہو تھوڑے ہی عرصے میں لوگ آپ کی بات سمجھ کر آپ کے ساتھ ملنا شروع ہو جائیں گے۔ میں آپ سب کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے پاس قرآن مجید ہے اور میں ہر روز اسے پڑھتا ہوں''۔

مکرم MFULU صاحب نیشنل ڈائریکٹر آف کیمونیٹیز

نیشنل ڈائریکٹر برائے کیمونیٹیز خاص طور پر ملک میں کام کرنے والی مختلف مذہبی اور غیر مذہبی تنظیموں کے لئے بہت اہم عہدہ ہے۔ یہی وہ دفتر ہے جو تمام تنظیموں کے معاملات دیکھتا ہے اور تمام ریکارڈ رکھتا ہے۔ یہ دفتر وفاقی وزارت انصاف کے تحت کام کرتا ہے۔

مکرم ڈائریکٹر صاحب پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کے کسی پروگرام میں شامل ہوئے تھے۔ آپ نے کہا:

''میں نیشنل ڈائریکٹر برائے کیمونیٹیز ہوں۔ امیر صاحب جانتے ہیں کہ میں جماعت کے بارے میں کیا خیالات رکھتا تھا۔ میں کونگو میں جماعت احمدیہ کو مستحکم نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ لیکن آج جماعت کے بارے میں میرے خیالات یکسر بدل گئے ہیں۔ میرا تصور جماعت کے بارے میں تھا اس میں شاید میرا اتنا قصور نہیں تھا لیکن جو کچھ غلط باتیں میں نے جماعت کے بارے میں سن رکھی تھیں ان کی وجہ سے جماعت کا مخالف تھا۔ لیکن آج معلوم ہوا کہ اس دور میں (دین حق) کی ایک خوبصورت، قابل قدر اور قابل قبول شکل جماعت پیش کر رہی ہے۔ (دین حق) کو ایک نئی شان جماعت احمدیہ کی وجہ سے مل رہی ہے''۔

ایک اور معزز مہمان نے کہا:

''میں آج جماعت احمدیہ کی تقریب میں (دین حق) کا حقیقی پیغام سن کر بہت حیران ہوا ہوں میرے لئے یہ ایک خوشگوار حیرت ہے کہ (دین حق) امن کا محبت اور پیار کا مذہب ہے۔ (دین حق) کے بارے میں میرا تصور یہی تھا کہ یہ دہشت گردوں کا مذہب ہے۔ جو ہم نے سکول کے زمانے سے (دین حق) کے بارے میں پڑھا تھا وہی میرا تصور تھا۔ آج کی تقریب میں شامل ہونا میرے لئے ایک غیر معمولی یادگار ہے۔ جماعت احمدیہ کو آگے بڑھ کر غیر معمولی کوشش کرنی چاہئے اور میری طرح کے اور بہت لوگ جو جہالت کے پردوں میں چھپے بیٹھے ہیں ان سب تک یہ امن کا پیغام پہنچانا چاہئے''۔

دعا کے ساتھ اس پروقار تقریب کا اختتام ہوا۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس موقع پر بک سٹال بھی لگایا گیا جو مہمانوں کی دلچسپی کا باعث ہوا، بک سٹال میں قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم، حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کی کتب اور ان کے تراجم رکھے گئے۔

اس تقریب کی حاضری 106 رہی، جس میں اہم سرکاری و غیر سرکاری افراد نے شرکت کی شاملین میں سے نمایاں شخصیات درج ہیں۔

☆صدر مملکت کونگو کنشاسا کے مشیر برائے سیاسی امور۔
☆اٹلی کے سفارتکار
☆نائیجیریا اور یونان کے سفارتی نمائندے
☆سپیکر صوبائی اسمبلی، صوبہ باندوندو
☆سپریم کورٹ کے جج
☆سیشن کورٹ کے جج
☆وفاقی اور صوبائی وزراء کے نمائندگان
☆گورنر ہاؤس کنشاسا کے نمائندہ
☆صوبائی ڈائریکٹر
☆چیئرمین یونین کونسل اور ان کے نمائندگان
☆مجسٹریٹ، وکلاء، ڈاکٹرز، پروفیسرز اور اساتذہ

اس تقریب کو پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا نے بھرپور کوریج دی۔ نیشنل RTNC 2 TV، کے علاوہ RTVS 1, HORIZON 33 جو کہ سیٹلائٹ پر بھی موجود ہے، نے اپنے Prime Time اوقات میں اس تقریب کی رپورٹ نشر کی، نیز HORIZON 33 نے 30 منٹ کی خصوصی ڈاکومنٹری نشر کی۔

کنشاسا کے 6 اہم اخبارات:
le Potentiel :L'OBSERVATEUR:l'AVENIR: :LE PHARE FORUM DES : LE GUIDE AS نے آرٹیکل شائع کئے۔

مجموعی طور پر میڈیا کی کوریج کے ذریعہ سے 10 لاکھ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریب باحسن اختتام پذیر ہوئی اور حکومتی اور سفارتی حلقوں میں جماعت کا امن پسندانہ اور نیک تاثر گیا۔

بقیہ از صفحہ 4۔ ہوائی جہاز

سب سے طویل فضائی ٹکٹ

دنیا کا سب سے طویل فضائی ٹکٹ 39 فٹ ساڑھے چار انچ لمبا تھا اور یہ ٹکٹ چار ہزار 500 ڈالر کے عوض برسلز بیلجیئم کے ایم برونو لیونین کو جاری کیا گیا تھا۔ دسمبر 1984ء میں جاری کردہ اس ٹکٹ پر 80 ایئرلائنوں کے ذریعہ 53 ہزار 303 میل کا سفر کیا گیا اور 109 مختلف پر مسافر نے مختصر قیام کیا۔

مسافر جس نے سب سے زیادہ فضائی سفر کئے

آواز کی رفتار سے زیادہ تیز کنکارڈ طیارے میں سب سے زیادہ سفر کرنے کا اعزاز فریڈ فن نے حاصل کیا ہے۔ فروری 1991ء میں وہ 687 ویں بار کنکارڈ کے ذریعے سفر کر رہا تھا۔ وہ باقاعدگی سے نیوجرسی اور لندن کے درمیان فضائی سفر کرتا رہتا ہے۔ اپریل 1991ء میں وہ دنیا کا پہلا مسافر بن گیا تھا جس نے ایک کروڑ میل کا فضائی سفر کیا تھا۔

(کتاب دلچسپ وحیرت انگیز معلومات
مرسلہ: مکرم ندیم احمد فرخ صاحب)

ماخوذ

ہوائی اڈے اور ہوائی جہاز کے متعلق دلچسپ معلومات

دنیا کا سب سے بڑا ایئرپورٹ

دنیا کا سب سے بڑا ایئرپورٹ سعودی عرب میں موجود ہے۔ دارالحکومت ریاض کے قریب شاہ خالد انٹرنیشنل ایئرپورٹ دنیا کا سب سے بڑا ایئرپورٹ سمجھا جاتا ہے۔ اس ایئرپورٹ کی تعمیر پر 2 ارب 10 کروڑ پونڈ لاگت آئی تھی۔ یہ ایئرپورٹ 86 مربع میل کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ 14 نومبر 1983ء کو اس ایئرپورٹ کا افتتاح کیا گیا تھا۔ اس ایئرپورٹ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہاں دنیا کا سب سے بڑا کنٹرول ٹاور نصب ہے جس کی بلندی 243 فٹ ہے۔ ایئرپورٹس کے سلسلے میں سعودی عرب کو تیسرا اعزاز یہ حاصل ہے کہ جدہ کے قریب شاہ عبدالعزیز ایئرپورٹ پر بناحج ٹرمینل دنیا کا سب سے بڑا ٹرمینل ہے اس کی تعمیر پر 2 ارب 80 کروڑ پونڈ خرچ ہوئے تھے۔ دنیا کی سب سے بڑی چھت والا یہ تعمیراتی ڈھانچہ 370 ایکڑ رقبے پر محیط ہے۔

امریکی ریاست ٹیکساس کے شہر ڈلاس میں واقع فورٹ ورتھ ایئرپورٹ پر اس وقت چھ رن ویز اور 5 ٹرمینل عمارتیں ہیں۔ اس ایئرپورٹ کو مزید ترقی دینے کے منصوبے بنائے گئے ہیں۔ جس کے بعد اس کا شمار دنیا کے بڑے ایئرپورٹس میں ہونے لگے گا۔ منصوبے کی تکمیل پر یہاں 9 رن ویز ہوں گے اور ٹرمینلز کی تعداد 13 ہو جائے گی۔ جبکہ ایئرپورٹ پر آمدورفت کے لئے 260 راستے ہوں گے، جہاں سالانہ 15 کروڑ مسافروں کو سفر کی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔

دنیا کا ایک اور بڑا ایئرپورٹ ٹرمینل امریکی ریاست جارجیا کے ہارٹس فیلڈ اٹلانٹا انٹرنیشنل ایئرپورٹ کا ٹرمینل ہے۔ اس ٹرمینل نے 21 ستمبر 1980ء سے کام شروع کیا تھا۔ یہ ٹرمینل ساڑھے 50 ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ یہاں اس وقت 138 گزرگاہیں ہیں اور تقریباً 5 کروڑ مسافروں کو سالانہ نمٹایا جاتا ہے۔ تاہم اس ایئرپورٹ پر ساڑھے سات کروڑ سالانہ مسافروں کو ہینڈل کرنے کے انتظامات موجود ہیں۔

امریکہ کی ریاست کولوریڈو کے شہر ڈینور کے لئے ایک نئے ایئرپورٹ کے منصوبے پر کام ہو رہا ہے۔ توقع ہے کہ یہ نیا ایئرپورٹ 45 مربع میل کے علاقے میں پھیلا ہوا ہوگا۔ طیاروں کے اترنے اور پرواز کرنے کے لئے 12 رن ویز بنائے جائیں گے۔ جہازوں کی لینڈنگ یا ٹیک آف کے وقت جو زبردست شور ہوتا ہے۔ اس کے پیش نظر مجوزہ رن ویز کے آس پاس کے علاقوں میں نئے مکانات کی تعمیر پر پابندی لگادی گئی ہے۔

مصروف ترین ایئرپورٹ

دنیا کے دو ایئرپورٹس سب سے زیادہ مصروف تصور کئے جاتے ہیں۔ ایک الی نوائے، امریکہ کا شکاگو انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہے۔ 1989ء میں کل 5 کروڑ 91 لاکھ 30 ہزار سات مسافروں نے سفر کے لئے اس ایئرپورٹ کو استعمال کیا تھا۔ دوسرا جارجیا امریکہ کے شہر اٹلانٹا کا مارٹس فیلڈ ایئرپورٹ ہے جہاں اس سال 7 لاکھ 66 ہزار 200 طیاروں نے پرواز کی تھی۔ یا اترے تھے جبکہ اس کے مقابلے میں شکاگو ایئرپورٹ سے 7 لاکھ 53 ہزار 400 طیارے روانہ ہوئے تھے یا اترے تھے۔ اس طرح دیکھا جائے تو ان مصروف ترین ایئرپورٹس پر دن رات چوبیس گھنٹوں کے دوران ہر چالیس سیکنڈ کے بعد یا تو کوئی طیارہ اتر رہا ہوتا تھا یا پرواز کر رہا ہوتا تھا۔ جہازوں کے ذریعے سامان کی ترسیل کے ضمن میں نیویارک کا کینیڈی انٹرنیشنل ایئرپورٹ سب سے زیادہ شہرت رکھتا ہے۔ 1988ء میں اس ایئرپورٹ پر 10 لاکھ 72 ہزار 600 ٹن سامان ہینڈل کیا گیا۔ دوسرے نمبر پر جاپان کا ٹوکیو انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہے جو نارتیا میں واقع ہے۔ اس سال ٹوکیو ایئرپورٹ پر 10 لاکھ 18 ہزار 600 ٹن سامان طیاروں سے اتارا گیا یا ان پر لادا گیا۔

برطانیہ کا سب سے بڑا ایئرپورٹ لندن کا ہیتھرو ایئرپورٹ ہے۔ اس ایئرپورٹ کا رقبہ 2958 ایکڑ ہے۔ دنیا بھر کے 61 ممالک کی 70 فضائی کمپنیاں باقاعدگی کے ساتھ ہیتھرو ایئرپورٹ کو اپنے طیاروں کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ یکم جنوری اور 31 دسمبر 1989ء کے دوران اس ایئرپورٹ پر 36 لاکھ 86 ہزار پروازیں اتریں اور روانہ ہوئیں جن میں 3 لاکھ 44 ہزار 841 مسافر بردار طیارے شامل تھے۔ ان پروازوں کو مختلف کمپنیوں، سرکاری محکموں اور ہیتھرو ایئرپورٹ لمیٹڈ کے 51 ہزار 400 افراد پر مشتمل عملے نے ہینڈل کیا اس عرصے کے دوران ٹرانزٹ پسنجروں سمیت کل 3 کروڑ 96 لاکھ 10 ہزار 550 مسافر لندن کے اس ایئرپورٹ پر اترے یا یہاں سے پرواز کی۔ ہیتھرو ایئرپورٹ پر ایک دن میں جو سب سے زیادہ پروازیں نمٹائی گئیں ان کی ریکارڈ تعداد ایک ہزار ایک سو باسٹھ ہے۔ یہ واقعہ 16 مارچ 1990ء کو پیش آیا تھا۔ 30 جون 1989ء وہ دن تھا جب سب سے زیادہ مسافروں کو ہینڈل کیا گیا تھا۔ مسافروں کی تعداد ایک لاکھ 42 ہزار 833 تھی اور ایک گھنٹے میں سب سے زیادہ مسافروں کو نمٹانے کا ریکارڈ 31 جولائی 1988ء کو قائم ہوا تھا۔ جب دن کے گیارہ اور 12 بجے کے درمیان 12 ہزار 446 مسافروں کو فارغ کیا گیا تھا۔ 2 جون 1989ء کو شام چھ بجے سے سات بجے کے دوران ایک گھنٹے میں 88 مسافر بردار طیارے ہیتھرو کے دو سرگرم رن ویز سے یا تو پرواز کر گئے تھے یا اترے تھے اور یہ ایک گھنٹہ مسافر بردار پروازوں کے حوالے سے اس ایئرپورٹ کا مصروف ترین گھنٹہ تھا۔ اس ایئرپورٹ سے دنیا بھر کی 67 ایئرلائنیں 86 ممالک کی 209 مختلف منزلوں کو اپنی پروازیں روانہ کرتی ہیں۔

سب سے نشیب میں فضائی مستقر

بحیرہ مردار کے مشرقی ساحل پر ال لیسان نامی فضائی مستقر دنیا کا سب سے نشیب میں واقع ہوائی اڈہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ سطح سمندر سے ایک ہزار ایک سو اسی فٹ نیچے ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران برطانوی فضائی کمپنی بی او اے سی نے بحیرہ مردار کی سطح سے جو سطح سمندر سے ایک ہزار دو سو بانوے فٹ نیچے ہے شارٹ، سٹی کلاس فلائنگ بوٹس کی پروازوں کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ یہ فلائنگ بوٹس ایک قسم کے چھوٹے طیارے ہیں جن کی باڈی کشتی نما ہوتی ہے اور یہ سطح آب پر بھی اتر سکتے ہیں۔

انتہائی نشیب میں واقع دنیا کا واحد بین الاقوامی ایئرپورٹ ''شمی فول'' ہے جو ہالینڈ کے دارالحکومت ایمسٹرڈیم میں واقع ہے۔ یہ ایئرپورٹ سطح سمندر سے 15 فٹ نیچے ہے۔

طویل ترین رن وے

دنیا کا سب سے طویل رن وے سات میل لمبا ہے۔ اس طویل ترین رن وے کا 15 ہزار لمبا ٹکڑا کنکریٹ کا ہے۔ یہ رن وے کیلیفورنیا کے شہر میوروک میں ایک خشک جھیل راجرز کی تہہ میں بنایا گیا ہے۔ یہاں امریکی فضائیہ کے زیر استعمال ایڈورڈز ایئرفورس بیس 65 مربع میل کے علاقے میں پھیلا ہوا ہے۔ جہاں امریکی فضائیہ اپنے جہازوں اور اسلحوں کا ٹیسٹ بھی کرتی ہے۔ ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے خشک جھیل کی تہہ میں 12 میل لمبی پٹی بھی موجود ہے۔ دنیا کے گرد ''وائجر'' نامی ایک طیارے نے مسلسل چکر لگایا تھا اور اس کی سب سے اہم خصوصیت یہ تھی کہ یہ طیارہ دوران پرواز کہیں بھی تیل لینے کے لئے نہیں اترا۔ ''وائجر'' نے اپنی ٹینکیاں مکمل بھروا کر اسی ایڈورڈز ایئرفورس بیس سے اپنی نان سٹاپ پرواز کا آغاز کیا تھا۔

یہ تو ذکر تھا فوجی ایئرپورٹ کے رن وے کا لیکن کسی سول ایئرپورٹ کا سب سے طویل ترین رن وے جنوبی افریقہ کے شہر اوپنگ ٹن میں واقع پیئر وان رینویلڈ ایئرپورٹ کا رن وے ہے۔ یہ رن وے 3.04 میل لمبا ہے اور اسے پانچ ماہ کے عرصے میں اگست 1975ء سے جنوری 1976ء کے دوران تعمیر کیا گیا تھا۔ اردن میں ابوحسین کے مقام پر ایک 3.88 میل لمبا ایسا رن وے بھی موجود ہے جس کی تعمیر میں اینٹیں استعمال کی گئی ہیں۔

کرۂ ارض کے انتہائی جنوب میں سب سے بڑے رن وے کی لمبائی 1.6 میل ہے اور یہ رن وے مشرقی فاک لینڈ کے ماؤنٹ پلیزنٹ پر 16 ماہ کی ریکارڈ مدت میں مئی 1985 میں تعمیر کیا گیا تھا۔

بلند ترین ایئرپورٹ

دنیا میں سب سے اونچے مقام پر جو ایئرپورٹ موجود ہے وہ ''لاسا'' ایئرپورٹ ہے۔ جو تبت کے دارالحکومت لہاسہ میں واقع ہے۔ یہ سطح سمندر سے 14 ہزار 315 فٹ بلند ہے۔

شہر سے قریب ترین، بعید ترین ایئرپورٹس

برازیل کا ویراکوپوس ایئرپورٹ شہر سے سب سے زیادہ دور ہونے میں خاصی شہرت رکھتا ہے۔ یہ ایئرپورٹ ساؤپولو سے 60 میل دور ہے۔ اس کے برعکس جبرالٹر ایئرپورٹ جسے جبل الطارق ایئرپورٹ کہنا صحیح ہوگا۔ مرکزی شہر سے بالکل متصل ہے اور ایئرپورٹ سے مرکزی شہر کا کل فاصلہ صرف 880 گز ہے۔

سب سے بڑا ہیلی پیڈ

دنیا کا سب سے بڑا ہیلی پیڈ ان کھے جنوبی ویتنام میں ہے۔ یہ ہیلی پیڈ امریکی فوج اور فضائیہ کے ہیلی کاپٹروں کے زیر استعمال تھا۔ امریکی ریاست لوزیانا کے مورگن سٹی میں واقع ہیلی کاپٹر پورٹ پر 46 ہیلی کاپٹروں کے اترنے کے انتظامات ہیں۔ ساحل سے دور خلیج میکسیکو میں تیل کے بہت سے کنوؤں سے رابطہ رکھنے کے لئے یہیں سے ہیلی کاپٹرز روانہ کئے جاتے ہیں۔

سب سے زیادہ کشادہ طیارہ

ایرو سپیس لائنز کا ''سپر گپتی'' وہ مال بردار طیارہ ہے جس میں سب سے زیادہ سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاسکتا ہے۔ اس کارگو طیارے میں 49 ہزار 7 سو 90 مکعب فٹ حجم کا سامان لادنے کی گنجائش ہے جبکہ زیادہ سے زیادہ 87.55 ٹن وزن کے ساتھ یہ پرواز کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس طیارے کے پروں کا پھیلاؤ 156 فٹ 3 انچ اور اس کی لمبائی 141 فٹ 3 انچ ہے۔ جس کمپارٹمنٹ میں سامان لادا جاتا ہے۔ وہ 108 فٹ 10 انچ طویل ہے اس کمپارٹمنٹ میں ایک سلنڈر نما حصہ بھی ہے جس کا قطر 25 فٹ ہے۔

سب سے تیز رفتار بمبار طیارہ

دنیا کا سب سے تیز رفتار طیارہ جو زیر استعمال بھی ہے وہ فرانس کا اسالٹ میراج IV ہے یہ بمبار طیارہ 36 ہزار فٹ کی بلند 5 . 7 1ی پر ماہ (March) 2.2 کی رفتار سے پرواز کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جو 1450 میل فی گھنٹہ کی رفتار کے مساوی ہے۔

باقی صفحہ 3 پر

مکرم شیخ نسیم صاحب

شذرات۔ اخبارات کے مفید اور قابل فکر اقتباسات

ڈاکٹر عبدالسلام کا جرم

جاوید چوہدری اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

ڈاکٹر عبدالسلام کا جرم بھی یہی تھا وہ بھی ٹیلنٹڈ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی عقل، فہم اور علم سے نوازا تھا۔

وہ ساہیوال کے گاؤں سنتوک داس میں پیدا ہوئے، ٹاٹ سکول میں پڑھے، وظیفے لے کر گورنمنٹ کالج جھنگ اور گورنمنٹ کالج لاہور تک پہنچے، امتحانات میں پہلی پوزیشن حاصل کی، حکومت نے سکالرشپ دیا اور وہ کیمبرج یونیورسٹی پہنچ گئے، کیمبرج یونیورسٹی سے ریاضی اور فزکس میں ایم ایس سی کی، نظری طبیعات میں پی ایچ ڈی کی، کیمبرج یونیورسٹی نے دوران تعلیم یونیورسٹی کا سب سے بڑا اعزاز ''سمتھ پرائز'' دیا اور یہ طالب علم کی حیثیت ہی میں سینٹ کالج، کیمبرج یونیورسٹی اور پرنسٹن یونیورسٹی کے فیلو منتخب ہوگئے، پوری دنیا ان کے لئے کھلی تھی لیکن وہ پاکستان کی محبت میں گرفتار تھے، وہ سمجھتے تھے نوزائیدہ ملک کو ان کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ 1951ء میں لاہور واپس آگئے، گورنمنٹ کالج میں استاد بھرتی ہوگئے، اگلے سال پنجاب یونیورسٹی سے بھی وابستہ ہو گئے وہ پڑھانے کے ساتھ ساتھ کچھ کرنا چاہتے تھے، گورنمنٹ کالج کی انتظامیہ سے درخواست کی، کالج کے پاس فنڈز موجود ہیں، آپ مجھے چھوٹی سی لیبارٹری بنا دیں میں اور میرے طالب علم کمال کر دیں گے، انتظامیہ کو یہ مطالبہ توہین محسوس ہوا چنانچہ انہیں شروع میں ہاسٹل کا وارڈن بنا دیا گیا، ڈاکٹر صاحب نے دوبارہ درخواست کی تو انہیں فٹ بال ٹیم کا کوچ بنا دیا گیا، کالج اور یونیورسٹی میں ان کے خیالات کا مذاق بھی اڑایا جاتا تھا، یہ تنگ آگئے۔ چنانچہ یہ 1954ء میں لندن چلے گئے، امپیریل کالج لندن نے انہیں ریاضی کے شعبے کا سربراہ بنا دیا یہ 1957ء میں فزکس کے پروفیسر بھی بنا دیئے گئے۔ یہ جدید دنیا میں اعلیٰ ترین علمی عہدہ ہوتا ہے لیکن ان کا دل پاکستان میں اٹکا رہا، یہ ہر حکومت سے رابطہ کرتے اور اسے سائنس کی تعلیم اور سائنسی ادارے قائم کرنے پر ابھارتے، یہ پاکستان کے ایٹمی توانائی کمیشن کے رکن بھی رہے، صدر ایوب کے دور میں تعلیمی کمیشن اور سائنس کمیشن کے رکن بھی بنے، یہ 1961ء سے 1974ء تک صدر کے سائنسی مشیر بھی رہے، سپارکو کی بنیاد بھی انہوں نے رکھی اور یہ نیشنل سائنس کونسل اور پاکستان سائنس فاؤنڈیشن کے بورڈ آف گورنرز کے ممبر بھی رہے یہ ملک کے لئے بہت کچھ کرنا چاہتے تھے مگر ان کا ٹیلنٹ اور ان کا عقیدہ ہر بار رکاوٹ بن جاتا تھا، یہ بونوں کا ملک ہے اور بلند قامتی بونوں کے معاشروں میں جرم ہوتی ہے، **ڈاکٹر عبدالسلام کو اللہ تعالیٰ نے بلند قامت بنایا تھا، وہ برین آف پاکستان تھے۔** چنانچہ ملک میں ان کی گنجائش نہیں تھی، ڈاکٹر صاحب نے 1964ء میں حکومت کو پاکستان میں نظری طبیعات کا انٹرنیشنل سنٹر بنانے کی تجویز دی، ایوب خان ان دنوں محترمہ فاطمہ جناح کو الیکشن میں ہرانے جیسے تعمیری کام میں مصروف تھے، ڈاکٹر صاحب کی تجویز ایوان صدر کے سٹور روم میں پھینک دی گئی، اٹلی کو اس تجویز کی بھنک پڑ گئی اطالوی حکومت نے ڈاکٹر عبدالسلام سے رابطہ کیا اور اربوں ڈالر خرچ کر کے ٹرایسٹ شہر میں انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس قائم کر دیا۔ یہ سنٹر آج بھی ڈاکٹر عبدالسلام کے نام منسوب ہے یہ اب تک ہزاروں سائنسدان پیدا کر چکا ہے، ڈاکٹر صاحب نے 1974ء میں لاہور کی اسلامی سربراہی کانفرنس میں اسلامک سائنس فاؤنڈیشن کی تجویز پیش کی یہ تجویز پسند کی گئی لیکن اس پر عمل نہ ہوسکا، ڈاکٹر صاحب کو 1979ء میں فزکس کا نوبیل انعام دیا گیا، یہ پاکستان کا پہلا نوبیل انعام تھا، ہمارے لئے اعزاز کی بات تھی لیکن ڈاکٹر صاحب کا عقیدہ اس اعزاز کے راستے میں بھی رکاوٹ بن گیا ملک میں اس نوبل انعام کو اسلام کے خلاف یہودی امریکی اور روسی سازش قرار دے دیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب اس سلوک پر کس قدر دل گرفتہ تھے آپ سلسلے میں ڈاکٹر جاوید اقبال کا ایک واقعہ ملاحظہ کیجئے۔ فرزند اقبال ڈاکٹر صاحب سے ملنے ٹرایسٹ گئے سیکرٹری نے جونہی ڈاکٹر صاحب کو بتایا آپ سے کوئی صاحب پاکستان سے ملنے آئے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام دیوانہ وار باہر نکلے، شاعر مشرق کے صاحبزادے کو گلے لگایا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے وہ بار بار کہتے تھے مجھ سے پوری دنیا ملنے آتی ہے لیکن پاکستان سے کوئی نہیں آتا، میرا جرم کیا ہے؟ میری غلطی کیا ہے؟ یہ سن کر جاوید اقبال کے آنسو بھی نکل آئے، ڈاکٹر صاحب کو نوبیل انعام ملا تو جنوبی کوریا نے اپنے سائنسدانوں اور پروفیسروں کا ایک وفد بھجوا دیا، یہ وفد ڈاکٹر صاحب سے صرف اتنا معلوم کرنا چاہتا تھا، ہم نوبیل انعام کیسے حاصل کر سکتے ہیں جبکہ ہمارا نوبیل انعام یافتہ سائنسدان اپنے ملک میں داخل نہیں ہوسکتا تھا۔ قائد اعظم یونیورسٹی نے 1979ء میں انہیں اعزازی ڈگری سے نوازا۔ آپ المیہ دیکھئے صدر جنرل ضیاء الحق نے ڈاکٹر صاحب کو یہ ڈگری یونیورسٹی ہال کی بجائے نیشنل اسمبلی ہال میں دی کیوں؟ کیونکہ طالب علموں کی ایک جماعت نے حکومت کو دھمکی دی تھی۔ یہ مرتد یونیورسٹی آیا تو یہ زندہ واپس نہیں جاسکے گا۔ ڈاکٹر عبدالسلام کو 23 ممالک کی 32 یونیورسٹیوں نے ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگریاں دی تھیں، دنیا کے 22 ممالک نے انہیں اعلیٰ ترین اعزازات سے نوازا اور یہ 23 ممالک کی اعلیٰ ترین سائنس اکیڈمیوں کے فیلو اور رکن رہے اور انہیں یہ تمام اعزازات یونیورسٹیوں کے ہالوں میں ہزاروں طالب علموں کی گونجتی تالیوں میں دیئے گئے تھے لیکن اپنے ملک میں انہیں یہ اعزاز نیشنل اسمبلی ہال میں عوام سے بچا کر دیا گیا اور اخبارات نے عوامی خوف کی وجہ سے ان کی تصویر تک شائع نہیں کی ڈاکٹر عبدالسلام پوری زندگی پاکستان کو ترستے رہے یہ 1996ء میں فوت ہوئے ان کی نعش پاکستان آئی تو حکومت کو جنازے اور قبر کی حفاظت کے لئے خصوصی انتظامات کرنے پڑ گئے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کو مرے ہوئے آج 18 سال ہو چکے ہیں، یہ آج بھی اس معاشرے سے اپنا جرم پوچھ رہے ہیں، میں 10 راکتوبر تک سمجھتا تھا ڈاکٹر عبدالسلام کو قادیانی ہونے کی سزا ملی، ہم مسلمان ہیں اور ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔

ہم قادیانیوں کو پسند نہیں کرتے چنانچہ ڈاکٹر صاحب کا عقیدہ ان کا جرم بھی بن گیا اور یہ ان کی خوبیوں اور کمالات کو بھی نگل گیا لیکن جونہی ملالہ یوسف زئی کے لئے نوبیل انعام کا اعلان ہوا اور ملک بھر میں ملالہ کے خلاف نفرت کا سیلاب بہنے لگا تو مجھے اس وقت معلوم ہوا ڈاکٹر عبدالسلام کا جرم قادیانی ہونا نہیں تھا ان کا اصلی جرم ٹیلنٹڈ ہونا، کامیاب ہونا اور دنیا سے اپنے آپ کو منوا لینا تھا، ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی تھے۔ ہم نے اس جرم میں ان سے پاکستانیت کا حق بھی چھین لیا لیکن ملالہ تو مسلمان ہے ہم اس کے خلاف کیوں ہیں؟ وجہ صاف ظاہر ہے، ہم حاسد قوم ہیں ہم سے دوسروں کی عزت، شہرت اور کامیابی ہضم نہیں ہوتی ہماری نظر میں ہر کامیاب شخص بے ایمان، کرپٹ اور یہودی ایجنٹ ہے، آپ پاکستانی شہریوں سے پاکستان کے کسی ریکارڈ ہولڈر کے بارے میں رائے لے لیں، آپ اگر ان کے منہ سے اس کے بارے میں کوئی اچھا لفظ نکال لیں تو میں آپ کو سیلوٹ پیش کروں گا، ہم ایک ایسے ملک میں رہ رہے ہیں جس میں لوگ اس عبدالستار ایدھی کو بھی بے ایمان سمجھتے ہیں جس نے اپنی پوری زندگی انسانی فلاح پر خرچ کر دی، ہم نے اس ملک میں ڈاکٹر عبدالقدیر کو بھی مجرم بنا کر ٹی وی پر پیش کر دیا تھا اور ہم نے محترمہ فاطمہ جناح کو الیکشن میں ہروادیا، ہماری نظر میں ڈاکٹر عبدالسلام اور ملالہ یوسفزئی دونوں یہودیوں کے ایجنٹ ہیں لیکن بچیوں پر کتے چھوڑنے، ونی کرنے ان کی شادیاں قرآن مجید سے کرنے، ان کے منہ پر تیزاب پھینکنے، ان کی اجتماعی آبروریزی کرنے اور انصاف کے نام پر ان کی شادیاں اسی اسی سال کے بوڑھوں سے کرنے والے سچے مومن ہیں، ملالہ یوسفزئی اور ڈاکٹر عبدالسلام اہل اسلام کے خلاف مغربی سازش ہیں مگر دودھ میں کیمیکل ملانے، مرچوں میں لکڑی کا برادہ مکس کرنے، جعلی دوائیں بنانے، غلط آپریشن کرنے، مریضوں کے گردے چوری کرنے، بے بس لوگوں کو سڑک پر کچلنے، زہریلی شراب کے ذریعے پچاس پچاس لوگوں کو قتل کرنے، مسجدوں، درگاہوں، یتیم خانوں اور قبرستانوں کے فنڈ کھانے، رشوت لینے، ملکی خزانہ لوٹنے، حاجیوں کا زادراہ چرانے، خودکش حملوں کے ذریعے نمازیوں کو مارنے، شناختی کارڈ اور نام پڑھ کر گولی مارنے، بھتہ لینے، ٹارگٹ کلرز اور زمینوں کے قابضین عین مسلمان اور پاکستانی ہیں، ہم طالبان سے مذاکرات کرتے ہیں لیکن ملالہ یوسفزئی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے ڈرتے ہیں، ملالہ غدار ہے اور اسلام کے نام پر قتل کرنے والے محبّ وطن مجھے یقین ہے اگر ڈاکٹر عبدالسلام عام لیکچرر بن کر زندگی گزارنا چاہتے یا سائیکل سٹینڈ کے چوکیدار بن جاتے یا فٹ بال ٹیم کے کوچ، ہاسٹل وارڈن اور کالج کی پرچیزنگ کمیٹی کے کرپٹ سربراہ ہوتے تو ہمیں ان کے قادیانی ہونے کے باوجود ان پر کوئی اعتراض نہ ہوتا اور یہ پیسے لے کر خواہ نالائق طالب علموں کو جعلی ڈگریاں دیتے رہتے یا پھر ملک کے کروڑوں اربوں روپے کھا جاتے ہمیں ان پر کوئی اعتراض نہ ہوتا اور اگر ملالہ یوسف زئی بھی سوات کی دوسری بچیوں کی طرح گائے اور بھیڑ بکریاں چراتی رہتی اور اگر 15 سال کی عمر میں دوسری بچیوں کی طرح اس کی شادی بھی کر دی جاتی تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوتا مگر یہ کیونکہ ہمارے بچوں سے کئی گنا ٹیلنٹڈ نکلی اور اللہ تعالیٰ نے اسے عالمگیر عزت سے نواز دیا۔ چنانچہ یہ اب یہودی ایجنٹ بھی ہے اور مغرب کی ہم جیسے عظیم لوگوں کے خلاف سازش بھی لہٰذا یہ ہمارے لئے قابل قبول نہیں۔

ہم بونے ہیں اور بونے ہر قدآور شخص سے حسد کرتے ہیں یہ اس کے خلاف ہوتے ہیں ہم نے کل ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان میں نہیں گھسنے دیا تھا اور ہم اب نوبیل انعام پانے کے بعد ملالہ کو بھی پاکستان نہیں آنے دیں گے یہ بے چاری بھی اب پاکستان نہیں آسکے گی یہ ملک کو ترستے ترستے مر جائے گی۔

(روزنامہ ایکسپریس 17 راکتوبر 2014ء)

قابل افسوس

انجم نیاز اپنے کالم میں لکھتی ہیں:۔

ہمیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ ہم نے پاکستان کے پہلے نوبیل انعام یافتہ شخص کے ساتھ کیا کیا؟ انہیں بھی ملالہ کی طرح ملک چھوڑنا پڑا اور جب وہ اس جہان سے رخصت ہونے کے بعد اس وطن میں دفن کئے گئے تو ان کی قبر بھی ہمارے انتقام کا نشانہ بنی۔ ان کی یاد کو اس طرح بھلا دیا گیا جیسے وہ کچھ تھے ہی نہیں۔ آج پاکستان کے کتنے

لوگوں کو علم ہے کہ یہ ڈاکٹر عبدالسلام تھے، جنہوں نے خدائی ذرات (God Particles) کی دریافت میں اہم کردار ادا کیا۔ دو سال پہلے اس مشن پر کام کرتے ہوئے اس ذرے کا عملی طور پر پتہ لگالیا گیا۔ اس ذرے کے بارے میں کہا گیا کہ یہ تخلیق کے مراحل کی تفہیم کا ایک گمشدہ ''باب'' تھا جو مل گیا ہے۔ اس کو تلاش کرنے کے لئے سات ہزار سائنسدانوں نے دس بلین ڈالر کے اخراجات کے ساتھ دو سال تک کام کیا۔ یہ تجربہ فرانس اور سوئس سرحد کے نزدیک زیرزمین بنکر میں کیا گیا۔ آخر کار سائنسدان کائنات کی بنیادی اساس کی جھلک پانے میں کامیاب ہوگئے۔ اس سے انہیں پتہ چلا کہ کائنات میں ایک ایسی نادیدہ توانائی موجود ہے جو خالی جگہ کو پُر کرتی ہے۔

اس توانائی کا خالق کون ہے؟ اس خدائی ذرے کا نام دراصل ہگز بوسن ہے۔ اسے ایڈن برگ یونیورسٹی کے پیٹر ہگز اور ایک بھارتی ریاضی دان، ستندر راناتھ بوس، کے نام سے منسوب کیا گیا۔ ان دونوں نے 1964ء میں اس ذرے کی تلاش شروع کی۔ تاہم اس دوران ہم نے ڈاکٹر عبدالسلام کو فراموش کر دیا۔ Sebastian Abbot of Associated Press کی رپورٹ کے مطابق ''پاکستان کے نوبیل انعام یافتہ سائنسدان عبدالسلام کی اس میدان میں کی جانے والی پیش رفت نے خدائی ذرہ تلاش کرنے میں مدد دی لیکن مرحوم سائنسدان کی اپنے وطن میں کوئی پذیرائی نہیں۔ انہیں نصابی کتب سے بھی نکال دیا گیا۔ پرویز ہود بھائی نے اے پی کو بتایا جس طرح عبدالسلام کے ساتھ ہم نے برتاؤ کیا وہ ایک سانحے سے کم نہیں۔ انہیں پاکستان میں قدم رکھنے کی اجازت نہیں تھی۔ اگر وہ کبھی یہاں آتے تو قتل کر دیئے جاتے۔ جب وہ ذرہ دریافت ہوا تو ہمیں چاہئے تھا کہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے اور ہمارے وزیراعظم اور صدر مملکت آگے بڑھ کر ان کی سائنس کے میدان میں خدمات کو سراہتے اور اس دریافت کا سہرا پاکستان کے سر باندھتے۔ مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر صاحب جس دنیا میں بھی ہیں کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوتا بلکہ وہ اعلیٰ ظرف انسان کے طور پر اپنے اور اپنی قبر کے ساتھ روا رکھی جانے والی بدسلوکی کو بھی فراموش کر دیتے۔......

افسوس کی بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کے خلاف عوام کے جذبات کو بھڑکایا وہ بھی مذہبی اعتبار سے کوئی بہت مثالی انسان نہ تھے۔ اب یہی ذہنیت ملالہ کے خلاف ہے۔ جب ہگز بوسن ذرات فزکس کے میدان میں انقلابی تبدیلی لاتے ہوئے نئی ٹیکنالوجی کو فروغ دیں گے تو کیا یہ لوگ جن کے ہاتھ میں نئے قیمتی موبائل فون اور ان کے استعمال میں مہنگی گاڑیاں ہیں، اس ٹیکنالوجی سے استفادہ نہیں کریں گے؟ کیا ہماری منافقت کا سفر کہیں ختم ہوگا؟

کائنات میں توانائی موجود ہے اور یہ توانائی کسی الہامی ذریعے سے آتی ہے۔ اسے ضائع کرنا گناہ اور اسے دریافت نہ کرنا کوتاہی کے زمرے میں آتا ہے۔ یہ توانائی انسانیت کی فلاح کے لئے ہے۔ اسے دریافت کرنے والے کون ہیں؟ خدا نے انسانوں کے دلوں میں محبت، بردباری، تحمل، ایمانداری اور انسان دوستی کا جذبہ بھی رکھا ہے۔ ان جذبات کا اظہار نہ کرنا بھی گناہ ہے۔ ہم سائنس کی دنیا میں تو بہت پیچھے تھے ہی، یہ اچھے جذبات بھی ہماری زندگی میں گزر نہیں رکھتے۔ آخر ہم کیا ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں؟ ملالہ سے کون سا گناہ سرزد ہوگیا ہے جس کی معافی نہیں ہے۔ بعض مذہبی علماء خود ساختہ روایات کا سہارا لے کر اپنے پیروکاروں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ہماری مقدس کتاب اس کائنات پر غور کرنے کے لئے دعوت فکر دیتی ہے لیکن ہم سائنس کو خود پر حرام کئے ہوئے ہیں۔ اس رویے کی وجہ سے ہم کئی صدیوں سے دنیا میں ذلیل و خوار ہورہے ہیں۔ کیا کوئی اس کی ذمہ داری اٹھائے گا؟ ہم نظریات سے انکار، سائنسی حقائق کو رد لیکن ان کے نتیجے میں وجود میں آنے والی ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ وہ تمام افراد، جو ملالہ کو مغربی ایجنٹ قرار دے رہے ہیں وہ خود کسی بھی قیمت پر یہ مقام حاصل کرنے کے لئے تیار ہوجائیں گے۔

دراصل آج کا پاکستان جب تبدیلی کے مراحل سے گزر رہا ہے، ہمیں سیاسی ارتقاء کے ساتھ ساتھ اس طرف بھی دیکھنا ہے۔ جب تک ہم موجودہ ذہنیت سے جان نہیں چھڑاتے، دقیانوسیت، سازش کی تھیوری اور دنیا کو فتح کرنے کے جذبے جان نہیں چھڑاتے، ہمارے ساتھ یہی کچھ ہوتا رہے گا۔

(ایکسپریس 17/ اکتوبر 2014ء)

ذوالہجرتین

رضاءالدین صدیقی لکھتے ہیں:۔

حضور اکرم ﷺ کی دعوت توحید کی جیسے جیسے اشاعت زیادہ ہونے لگی ویسے ویسے کفار مکہ کے مظالم میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ رحمت عالم ﷺ نے جب شمع توحید کے ان پروانوں پر کفر و شرک کے سرغنوں کے بے انداز مظالم دیکھے تو سرکار دوعالم ﷺ نے اپنے جاں نثار غلاموں کو اجازت دے دی کہ ظلم وستم کی اس بستی سے ہجرت کر کے حبشہ چلے جائیں کیونکہ وہاں کے بادشاہ (نجاشی) کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ بڑا رحم دل اور انصاف پسند ہے۔ چنانچہ بعثت کے پانچویں سال ماہ رجب میں مہاجرین کا پہلا قافلہ اپنے پیارے وطن کو چھوڑ کر حبشہ جیسے دور افتادہ ملک کی طرف روانہ ہوا تاکہ اس پُرامن فضا میں وہ جی بھر کر اپنے رب کریم کی عبادت کرسکیں۔ اپنے عقیدہ کے مطابق آزادی سے زندگی بسر کرسکیں۔ یہ قافلہ بارہ مردوں اور چار خواتین پر مشتمل تھا۔ ان کے قافلہ سالار حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہ (جو رحمۃ للعالمین کی لخت جگر تھیں) آپ کے ساتھ تھیں۔ سرکار دوعالم نے اسی جوڑے کے بارے میں فرمایا ابراہیم اور لوط علیہ السلام کے بعد یہ پہلا گھرانہ ہے جس نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔ حضرت رقیہ کی خدمت گزاری کے لئے حضرت ام ایمن بھی ساتھ گئیں (ضیاء النبی)۔

(نوائے وقت 12/ اکتوبر 2014ء)

کلمہ طیبہ کی حرمت

رضاءالدین صدیقی لکھتے ہیں:۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے مقابلے کے لئے ایک لشکر روانہ فرمایا میں بھی اس میں شریک تھا۔ اس معرکے میں بڑی شدت کی خون ریزی ہوئی۔ جنگ کے دوران ایک مسلمان سپاہی ایک مشرک پر حملہ آور ہوا، وہ مشرک اس کی گرفت میں آگیا۔ مشرک نے فوراً باآواز بلند کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ پڑھا اور پکارا کہ میں اسلام قبول کرتا ہوں لیکن اس مسلمان نے اپنے وار جاری رکھے اور بالآخر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ بعد میں وہ شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ آپ نے سارا واقعہ سن کر ارشاد فرمایا تم نے کیوں نہیں اس کا شکم چاک کر کے دیکھ لیا کہ وہ سچے دل سے کلمہ پڑھ رہا ہے؟ (یا جھوٹ بول رہا ہے یعنی شدید اظہار ناگواری فرمایا) جب تم کو اس کے دل کا (صحیح) حال معلوم نہ تھا تو کیوں تم نے اس کی زبان پر اعتبار نہیں کیا؟ آپ نے دو تین مرتبہ اس طرح ارشاد فرمایا پھر آپ نے سکوت فرمالیا (اس شخص نے اپنے اس عمل پر کسی ندامت کا اظہار کیا اور سچے دل سے توبہ نہیں کی، جناب رسالت مآب ﷺ کے بار بار اظہار ناگواری کے بعد اس پر یہ باتیں ضروری تھیں۔ یقیناً اس کے دل میں نفاق تھا ورنہ صحابہ کرام تو حضور اکرم ﷺ کے اشارہ ابرو کو بھی سمجھ جاتے تھے اور انہیں کسی بھی معاملے میں آپ کی ناراضگی کا شائبہ بھی ہوتا تو وہ بے چین ہوجاتے تھے اور اس کے ازالے کی بھرپور کوشش کیا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) کچھ عرصہ بعد اس کی موت واقع ہوگئی۔ ہم نے اسے سپرد خاک کر دیا۔ مگر اگلے دن ہمیں خبر ملی کہ اس شخص کی نعش زمین سے باہر پڑی ہے۔ ہم نے خیال کیا کہ شاید کسی دشمن نے اپنی عداوت کی وجہ سے ایسی حرکت کا ارتکاب کیا ہے۔ ہم نے اسے دوبارہ دفن کر دیا اور اپنے غلاموں کو اس کی قبر کی نگرانی پر مامور کر دیا تاکہ دوبارہ ایسا واقعہ پیش نہ آئے۔ لیکن اگلے روز پھر اسی طرح ہوا اور اس کی نعش زمین سے باہر پائی گئی۔ ہم نے سوچا کہ شاید نگرانوں کی آنکھ لگ گئی ہوگی اور کسی نے ان کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر دوبارہ اپنا انتقام پورا کیا۔ لہٰذا ہم نے اسے پھر دفن کر دیا اور اس بار غلاموں کے ساتھ ساتھ خود بھی نگرانی کرتے رہے۔ مگر جب سپیدۂ سحر نمودار ہوا تو اس کی نعش کو دوبارہ زمین سے باہر پایا گیا۔ اب ہمیں یقین ہوگیا کہ یہ قدرت کی طرف سے ہے۔ یہ لاالٰہ الا اللہ کے ایک قائل کو قتل کرنے کی پاداش میں ہے۔ ہم نے یہ واقعہ جناب رسالت مآب ﷺ کے گوش گزار کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا زمین تو اس سے بدتر کو بھی قبول کر لیتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی منشاء یہ ہے کہ لاالٰہ الا اللہ کی عظمت وحرمت عیاں ہو۔

(سنن ابن ماجہ، کنزالعمال)

(نوائے وقت 11 ستمبر 2014ء)

قائد کے حضور

(افتخار عارف)

بے اثر ہوگئے سب حرف و نوا تیرے بعد
کیا کہیں دل کا جو احوال ہوا تیرے بعد
تو بھی دیکھے تو ذرا دیر کو پہچان نہ پائے
ایسی بدلی ترے کوچے کی فضا تیرے بعد
اور تو کیا کسی پیماں کی حفاظت ہوتی
ہم سے اک خواب سنبھالا نہ گیا تیرے بعد
کیا عجب دن تھے کہ مقتل کی طرح شہر بہ شہر
بین کرتی ہوئی پھرتی تھی ہوا تیرے بعد
ترے قدموں کو جو منزل کا نشاں جانتے تھے
بھول بیٹھے ترے نقش کف پا تیرے بعد
مہر و مہتاب دو نیم ایک طرف خواب دونیم
جو نہ ہونا تھا وہ سب ہو کے رہا تیرے بعد

(نوائے وقت مورخہ 11 ستمبر 2014ء)

پہلی دستور ساز اسمبلی

قادرخان لکھتے ہیں:۔

10/اگست 1947ء کو کراچی کی دستور ساز اسمبلی کے افتتاحی اجلاس کے لئے لیاقت علی خان کی تجویز اور خواجہ ناظم الدین کی تائید پر اسمبلی کے غیر مسلم رکن جوگندر ناتھ منڈل کو عارضی طور پر صدر منتخب کیا گیا اور ان کی تقریر کے بعد اراکین اسمبلی نے اپنی اسناد رکنیت پیش کر کے اسمبلی کے رجسٹر پر دستخط کئے، اگلے دن دستور ساز اسمبلی کے دوبارہ اجلاس میں قائد ایوان کے لئے سات اراکین نے قائداعظم محمد علی جناح کو نامزد اور دیگر سات اراکین نے ان کی نامزدگی کی تائید کی۔ جوگندر ناتھ منڈل نے اعلان کیا کہ کاغذات نامزدگی درست ہیں۔ اور قائداعظم کے مقابلے میں کوئی دوسرا امیدوار نہیں ہے اس لئے قائداعظم محمد علی جناح کو متفقہ طور پر دستور ساز اسمبلی کا صدر منتخب کرلیا گیا قائداعظم کے قائد ایوان منتخب ہونے کے بعد لیاقت علی خان، کرن شنکر رائے، ایوب کھوڑو، جوگندر ناتھ منڈل اور ابوالقاسم نے تہنیتی تقاریر کیں۔ امریکہ اور آسٹریلیا کی جانب سے مبارکبادی کے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے گئے۔ اس تاریخی اجلاس سے قائداعظم محمد علی جناح نے جس وقت خطاب کیا تو وہ ملک کے نامزد سربراہ بھی تھے آل انڈیا مسلم لیگ کے منتخب صدر اور بابائے قوم بھی تھے۔

(نوائے وقت 11 ستمبر 2014ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم ابوذر اسلم صاحب معلم وقف جدید حلقہ کیمپ نمبر 2 نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ نواب شاہ کے حلقہ کیمپ نمبر 2 میں عزیزم منیب احمد ابن مکرم اللہ دتہ صاحب کی تقریب آمین منعقد کی گئی جس کی صدارت مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نے کی۔ مکرم وجاہت احمد قمر صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے موصوف سے قرآن کریم سنا اور مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مبشر احمد شاہد صاحب صدر جماعت احمدیہ دھرکنہ ضلع چکوال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ایل ایل بی پارٹ ون پنجاب یونیورسٹی لاہور کے سالانہ امتحان میں 382/700 نمبروں کے ساتھ ضلع چکوال میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ ذکیہ رحمٰن صاحبہ ترکہ مکرم غلام نبی صاحب)

مکرمہ ذکیہ رحمٰن صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم غلام نبی صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 20 بلاک نمبر 3 محلّہ دارالیمن برقبہ 1 کنال بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ جملہ ورثاء کے نام بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء:۔

1۔ مکرم صفیہ مقصود صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرمہ پروین اشرف صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم غلام اللہ صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم انعام اللہ صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ رضیہ مسرت صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ ذکیہ رحمٰن صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم طیب احمد صاحب مرڑانی بلوچ معلم وقف جدید بھریا روڈ ضلع نوشہرو فیروز تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم سلیم اختر صاحب مرڑانی بلوچ ابن مکرم عبداللطیف صاحب خرم آباد لانڈھی نمبر 22 کراچی مورخہ 24/اکتوبر 2014ء کو 47 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی کو جاملے۔ مرحوم گزشتہ ایک سال سے ہیپاٹائٹس C کے مرض میں مبتلا تھے جس کا ہر ممکن علاج کروایا گیا لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔ اسی دن کراچی سے آپ کا جنازہ اپنے آبائی گاؤں گوٹھ غازی خان مرڑانی بلوچ نوکوٹ میں لایا گیا اور اُن کی نماز جنازہ مکرم محمد زکی خان صاحب مربی سلسلہ حلقہ نصرت آباد نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم پانچ وقت نماز کے پابند، روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے اور اپنے بچوں کو بھی تلقین کرتے، حضور انور کی بابرکت تحریکات پر عمل کرتے، خلافت سے پیار و محبت کرنے والے، سادہ طبیعت، غرباء کی خدمت کرنے والے، دکھی انسانیت کے ہمدرد، ہر ایک کے ساتھ پیار و محبت کا سلوک کرتے اور ہمیشہ صاف ستھرا لباس زیب تن کرتے تھے۔ مرحوم کو دعوت الی اللہ کرنے کا بہت شوق تھا اور آپ نے تین بیعتیں بھی کروائیں تھیں اور تینوں بیعت کرنے والے افراد آج خدا تعالیٰ کے فضل سے مخلص احمدی ہیں آپ کو 1984ء میں کچھ عرصہ اسیر راہ مولا رہنے کی سعادت بھی ملی مرحوم نے بیوہ کے علاوہ چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆............☆............☆

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام سوال و جواب

اسی طرح کسی تحریک کیلئے اگر چندے کا کہا جا رہا ہے تو لوگ سینکڑوں ہزاروں میں دے رہے ہیں لیکن ایک غریب اپنی حیثیت کے مطابق چند روپے یا پاؤنڈ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو دلوں پر نظر رکھتا ہے اس کے اس فعل کو نواز دیتا ہے اور ایسا انسان اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔ اس امیر نے بھی مقصد کو پا لیا کہ ضرورت کے وقت اپنے لحاظ سے معمولی سی رقم دی۔ مدد کر دی اس غریب کی اور غریب نے بھی اپنے مقصد کو پا لیا کہ اپنی حیثیت کے مطابق یا اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے خرچ کر لیا۔

س: ایک شخص کی ایک درہم کی قربانی کس طرح لاکھوں درہموں کی قربانی پر سبقت لے گئی؟

ج: فرمایا! ایک حدیث میں بھی آتا ہے کہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا ایک درہم لاکھ درہم پر سبقت لے گیا اس لئے کہ ایک شخص نے دو درہم میں سے ایک دیا اور ایک شخص کے پاس لاکھوں تھا اس نے اس میں سے صرف لاکھ دیا جو اس کی حیثیت کے مطابق بہت کم تھا۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہونی چاہئے اور ان دونوں کی اس خرچ کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہی مقصود تھی۔

س: حضور انور نے عہدیداران کو کیا نصائح بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! یہاں میں ہر سطح کے عہدیداروں کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو نبھانے کی ذمہ داری دوسروں سے بڑھ کر ان کو اپنی سمجھنی چاہئے۔ ایک مقصد کے حصول کے لئے ان کی ذمہ داری لگائی گئی ہے جس کیلئے انہیں اپنی قربانی کے معیار کو اونچا کرنے اور اپنے عہد کو پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر دلوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ تڑپ کے ساتھ کام کرنے والوں کے اخلاص کو برکت بخشتا ہے اور انہیں قرب میں جگہ دیتا ہے اور ایک عہدیدار کو اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے اپنی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر سطح کے عہدیدار کو بھی اور ہر احمدی کو بھی مجھے بھی آپ کو بھی سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کا صحیح ادراک بھی حاصل کریں اور اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔

س: حضور انور نے نماز جمعہ کے بعد کس کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی وصیت کے بارہ میں کیا فرمایا؟

ج: مکرم لطیف عالم بٹ صاحب ابن مکرم خورشید احمد صاحب آف کامرہ ضلع اٹک کو 15/اکتوبر 2014ء کو بعمر 62 سال راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ وصیت کا فارم انہوں نے پر کر دیا تھا اور وصیت ابھی پراسس میں تھی ان کی وصیت میں منظور کرتا ہوں اس لئے بحیثیت موصی جو بھی کارروائی کرنی ہے کارپرداز کرے۔

☆☆☆☆☆

درویشان اور ان کے ورثاء متوجہ ہوں

سیدنا حضرت مصلح موعود نے مورخہ 11 مئی 1948ء کو اپنے ایک تاریخی پیغام میں درویشان کرام قادیان کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ

”آپ لوگ وہ ہیں جو ہزاروں سال تک احمدی تاریخ میں خوشی اور فخر کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے اور آپ کی اولادیں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی اور خدا کی برکات کی وارث ہوں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل بلاوجہ کسی کو نہیں چنتا۔“

(درویشان کرام نمبر الفرقان ربوہ اگست ستمبر 1963ء صفحہ 5)

مورخہ 11 مئی 1948ء کو جو درویشان قادیان میں تھے اور اس پیغام کے اول المخاطبین میں سے تھے۔ ان میں سے اکثر تادم واپسیں قادیان میں ہی موجود رہے۔ اور بہشتی مقبرہ کی مقدس خاک میں ابدی نیند سو گئے اور ان میں سے بعض ابھی بھی موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ آمین

مگر ان سعادت مندوں میں سے بہت سے اجازت لے کر قادیان سے اپنے آبائی وطنوں کی طرف یا بیرون ملک چلے گئے ان جانے والوں کی تاریخ اور حالات شعبہ تاریخ احمدیت قادیان کو درکار ہیں۔ لہٰذا ایسے درویشان کرام جو قادیان سے بیرون ہند چلے گئے تھے ان سے یا ان کے اقرباء سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل نقاط کے مطابق اپنا مفصل مضمون بھجوائیں۔

1۔ مختصر حالات زندگی
2۔ عرصہ درویشی میں کہاں کہاں خدمت بجالانے کا موقعہ ملا۔
3۔ عرصہ درویشی کے ایمان افروز حالات و واقعات۔
4۔ اگر حضرت مصلح موعود یا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب یا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہیں کوئی پیغام تحریری بھجوایا ہو تو اس کی فوٹو کاپی۔
5۔ اگر عرصہ درویشی میں لی گئی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ بھجوائیں۔
6۔ درویشان کرام کی اپنی تصویر۔
7۔ اولاد کی تفصیل اور یہ بھی کہ وہ کہاں کہاں پر ہیں۔
8۔ تمام درویشان کرام کی فہرست تاریخ احمدیت جلد نمبر 10 مطبوعہ قادیان کے صفحہ 372 تا 387 پر درج ہے۔
9۔ اگر اس فہرست میں بھی کوئی سقم ہو تو براہ کرم اس کے بارے میں بھی مطلع فرماویں۔

نوٹ:۔ براہ کرم پاکستان میں مقیم درویشان کرام یا ان کے اقرباء یہ تفصیل شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

Shoba Tareekh e ahmadiyyat
P.O.Box20 Chenab Nagar
Rabwah Disst Chiniot Pakistan
PH:+92 47 6211902
FAx: +92 47 6211526
E-mail:tareekh.ahmadiyyat@saapk.org

(انچارج شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ)

☆☆............☆............☆☆

معلوماتی خبریں

ملکی اخبارات میں سے

نیند کیلئے آرام دہ جدید تکیے نیویارک میں لوگوں کے آرام کیلئے جدید منفرد تکیے بنائے گئے ہیں۔ ''**اوسٹرچ تکیے**'' کو سر پر پہن لیں جو کہ لچکدار کپڑے اور مائیکرو بالز کی مدد سے تیار کیا گیا ہے تاکہ آنکھوں تک روشنی نہ جاسکے اور بیٹھنے کے دوران نیند میں مدد دے سکے۔ ''**ریاپ اے نیپ**'' نامی ڈیوائس روشنی اور آواز کو ہلکا کردیتی ہے اور 360 ڈگری کے تکیے کا تحفظ فراہم کرتی ہے۔ یہ سر پر کسی ہیئر بینڈ کی طرح چڑھایا جاسکتا ہے۔ ''**نیپ اینی ویئر**'' نامی ڈیوائس مسافروں کو ذہن میں رکھ کر تیار کی گئی ہے جو کہ نشست پر بیٹھنے کے دوران گردن کو سہارا فراہم کرتی ہے۔ اس سے گردن نیند کے دوران آرام دہ پوریشن پر رہتی ہے اور نیند میں خلل نہیں پڑتا۔ ''**ہوڈی پلو**'' آپ کی آنکھوں کو روشنی سے بچانے میں زبردست مددگار ثابت ہوسکے گا۔ ''**انفینٹی پلو**'' نامی یہ انوکھا سکارف اپنی گردن یا منہ کے اردگرد لپیٹ کر آپ تکیے کے طور پر استعمال کرسکتے ہیں۔ جس سے کئی پوزیشنوں پر آرام سے سویا جاسکتا ہے اور سکون کا احساس ہوتا ہے۔

(روزنامہ نئی بات 18۔اکتوبر 2014ء)

ایسی شرٹ جو سردی سے محفوظ رکھے

نیویارک میں تیار کی گئی ''پوڈ زگیئر'' نامی شرٹ میں 6 جیبیں ہیں جن میں تھرموکیمیکل موجود ہے۔ جو جسم کی اہم خون کی شریانوں کے اوپر رہ کر اسے پہننے والے کے جسمانی درجہ حرارت کو کنٹرول کرتے ہیں۔ اسے ایک امریکی سائنسدان ڈیوائن ایونز نے تیار کیا ہے تاکہ سردیوں میں لوگوں کو بہت زیادہ کپڑوں کے بوجھ سے نجات مل جائے۔ اس کی تھرمل سے بنی تہہ کے ذریعے یہ جسم کو گرم رکھتی ہے۔

(روزنامہ نئی بات 18۔اکتوبر 2014ء)

امریکی فوج کیلئے 7 آنکھوں والی گاڑی

تیار امریکی ٹرانسپورٹ کمپنی کے انجینئروں نے فوجیوں کے لئے ایک ایسی گاڑی تیار کی ہے۔ جس کی 7 آنکھیں ہیں اور جو گاڑی کو کسی بھی ممکنہ حادثے سے پہلے ہی آگاہ کردیتی ہے۔ یہ نہ صرف سامنے کی جانب سے ڈرائیور کو خطرات سے آگاہ کرے گی۔ بلکہ اس میں لگے کیمرے 360 ڈگری پر اس کے اردگرد ماحول کو بھی ڈرائیور کی آنکھوں کے سامنے لے آئیں گے، گاڑی میں لگا ''فارورڈ کولیزن وارننگ اینڈ سراؤنڈ ویو سسٹم'' ڈرائیور کو کئی زاویوں سے اردگرد ہونے والی حرکات سے آگاہ کرتا ہے۔ سامنے کی طرف لگا کیمرہ کھڑی کاروں اور پیدل چلنے والوں کے بارے معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ سسٹم حادثے کے بارے میں پہلے سے اشارہ دے دیتا ہے۔ جیسے ہی کوئی خطرہ محسوس ہوتا ہے تو گاڑی میں لگے الرٹس آپریٹر کو آگاہ کرتے ہیں۔ گاڑی کے ڈیش بورڈ پر لگا بلب نہ صرف روشن ہوجاتا ہے بلکہ ڈرائیور کی سیٹ بھی وائبریٹ کرنے لگتی ہے۔ اس گاڑی کی ایک بڑی اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ سڑک کے کنارے نصب بموں اور چھوٹے ہتھیاروں کے حملوں کے خطرات سے بھی قبل از وقت آگاہ کردے گی۔

(اردو ٹائمز 16۔اکتوبر 2014ء)

''آسیمو'' انسانی طرز پر بنایا گیا روبوٹ

جاپان کی ٹیکنالوجی کی معروف ہنڈا کمپنی نے آسیمو روبوٹ کا نیا ورژن پہلی بار انگلینڈ میں متعارف کرایا ہے۔ آسیمو نامی روبوٹ کو لندن میں ایک پریس کانفرنس میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ روبوٹ اپنے شائقین کی باتوں کا جواب دیتا ہے۔ ہنڈا نے روبوٹس پراجیکٹ پر 1986ء میں کام شروع کیا تھا۔ روبوٹ کی یہ تازہ ترین اور جدید ترین ورژن 9 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ بھی سکتا ہے۔ ''آسیمو'' میں انسان کی طرح مختلف امور سرانجام دینے کے لئے 34 موٹریں نصب کی گئی ہیں۔ اس میں حرکت کرتی چیزوں کی نشاندہی کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ ہاتھ سے انسانوں کی طرح بوتل کھول بھی سکتا ہے۔ اس کا قد چار فٹ تین انچ ہے۔ یہ روبوٹ سیڑھیاں چڑھ سکتا ہے، دوڑ سکتا ہے، چل سکتا ہے، رک سکتا ہے، فٹ بال کھیلتا ہے، خطرے کی صورت میں سمت بدل سکتا ہے، کوئی ٹرالی دھکیل سکتا ہے، ٹرے اٹھا کر لاسکتا ہے اور جاپانی زبان کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان بھی بول سکتا ہے۔

(روزنامہ نئی بات 19۔اکتوبر 2014ء)

نمک سے بنا ہوا ہوٹل

Bolivia میں واقع ایک ہوٹل کو 10 لاکھ بلاکوں سے تعمیر کیا گیا ہے۔ اس میں 30 کمرے، ڈائننگ روم اور دیگر ضرورت کی تمام چیزیں فراہم کی گئی ہیں۔ یہاں کے کھانوں میں نمکین چکن خاص طور پر نمایاں ہے۔

(روزنامہ پاکستان 31 مئی 2014ء)

لیمن گراس

جھاڑی نما اس پودے کا اصل وطن چین اور اس کے گردونواح کے ممالک ہیں یہ اب پاکستان کی ہر نرسری سے آسانی سے دستیاب ہے۔

طبی نقطہ نظر سے لیمن گراس کے بیشمار فائدے سامنے آرہے ہیں۔ سرطان جیسے مرض میں بھی مفید ہے۔ دو تین چھوٹی الائچیاں ڈال کر پانی اُبالیں، لیمن گراس ڈالیں اور پھر چینی ڈال کر پیئیں تو جسم کی تھکن دور ہوجائے گی، کھانا ہضم ہوگا۔ منہ میں اس کا ذائقہ کافی دیر تک رہے گا۔ لیمن گراس کا قہوہ چڑچڑاپن، دماغ پر بوجھ، تناؤ، پریشانی دور کرتا ہے۔ اس کا پیٹ سے گیس کم کرنے اور مزید آنتوں میں گیس کی تشکیل کو روکنے کے لئے مدد کرتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر کو کم کرنے کے لئے لیمن گراس کا جوس استعمال کیا جاتا ہے۔ کیل مہاسوں کو کم کرنے میں ایک ریفریشر کے طور پر کام کرتا ہے۔ جسم میں ضرورت سے زیادہ چربی سے نمٹنے میں مدد ملتی ہے، جسم کی بدبو مختلف بیماریوں کے علاج میں مدد کرسکتے ہیں اور گرمی کو کم کرنے میں مفید ہے، اسکا جوس پیشاب کی نالی میں انفیکشن اور زخموں کے علاج میں مفید ہے، ہمارے جسم کے دیگر اعضا کو صاف اور زہریلا مادہ کو ختم کرسکتے ہیں۔

لیمن گراس عام طور پر باورچی خانے میں مچھروں سے چھٹکارا حاصل کرنے کا خوشبودار پودا ہے، لیمن گراس عام طور پر مصالحہ کے طور پر کھانوں میں استعمال کرنے کا ایک خوشبودار پودا ہے۔ لیمن گراس کے پتے میں خاص مہک ہوتی ہے۔ آپ اس کی چائے بناسکتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 15 ستمبر 2014ء)

☆......☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔نومبر

طلوع فجر	5:17
طلوع آفتاب	6:40
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:08

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

22 نومبر 2014ء

7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 نومبر 2014ء
10:00 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے 26 جولائی 2009ء
2:00 pm	سوال وجواب
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 نومبر 2014ء
6:00 pm	انتخاب سخن
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

ورہ فیبرکس
اپنے رنگوں کے ساتھ صرف اپنے ہی ڈیزائن کی (Top) نیز شارٹ کرتے انتہائی مناسب ریٹ میں حاصل کریں۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سندیافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہوچکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

موسم سرما کی سیل کا آغاز
نئے موسم کی ورائٹی نہایت کم قیمت پر مورخہ 22 نومبر سے
لیڈیز بند جوتا 400,500,600
مردانہ جوگر 450
مردانہ بند جوتا 400
Miss Collection Shoes
اقصیٰ روڈ ربوہ